مارچ ۲۰۰۹

خالد اسحاق

ماہنامہ

راہنمائے عملیات

لاہور

Scanned with CamScanner

جناب ثُمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ

ان مضامین کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو اصحاب رسول ﷺ کا تعارف کروایا جائے اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے ہمارے ہاں چند اصحابؓ کے بارے لوگوں کو علم ہے۔ باقی اصحابؓ رسول کی خدمات سے عام لوگ لاعلمی کا شکار ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ۶ ھ میں دعوت دین کو وسیع کرنے کے لیے عرب و عجم کے حکمرانوں کو آٹھ دعوتی خطوط لکھے۔ ان حکمرانوں میں ایک ثمامہ ابن اثال حنفی بھی تھا۔ یہ ایک بااثر اور اہم شخصیت کا مالک تھا۔ دور جاہلیت میں عرب کا ایک حکمران، بنو حنیفہ کا ایک سربرآوردہ رئیس اور علاقہ یمامہ کے ان بادشاہوں میں سے تھا جن کی کوئی بات ٹھکرائی نہیں جاتی لہذا اسے بھی خط لکھا گیا۔

جب ثمامہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا تو اس نے اس کے ساتھ نہایت توہین آمیز اور غیر ذمہ دارانہ رویہ اپنایا۔ جھوٹے پندار اور جاہلات غرور نے اس کو گناہ پر جما دیا اور اس نے دعوت حق سے اپنے کان بند کر لیے۔ پھر شیطان اس پر سوار ہو گیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کو قتل کر کے ان کی دعوت کو نیست و نابود کر دینے پر انگیختہ کرتا رہا۔ اس کام کے لیے وہ آپ کی بے خبری اور مناسب موقع کی تلاش میں تھا، لیکن اس کے چچا نے عین وقت پر اس کو اس منصوبے پر عمل کرنے سے روک دیا۔ ثمامہ اگرچہ رسول اللہ ﷺ کے ارادہ قتل سے باز آ گیا، لیکن وہ صحابہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے ارادے سے دست بردار نہیں ہوا۔ وہ برابر ان کی تاک میں لگا رہا اور آخر کار چند صحابہ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا اور ان کو نہایت دردناک طریقے سے قتل کر ڈالا۔ اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ میں اس بات کا اعلان فرما دیا کہ وہ جہاں کہیں ملے، قتل کر دیا جائے۔ صحابہؓ کے قتل اور نبی کریم ﷺ کے اس اعلان کے کچھ ہی دنوں بعد ثمامہ نے عمرہ کا ارادہ کیا اور اس ارادے سے وہ اپنے علاقہ یمامہ سے مکہ کی سمت روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر وہ کعبہ کا طواف اور اس میں رکھے بتوں کے لیے قربانی کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن اپنے اس سفر کے دوران میں وہ مدینہ کے قریب ایک راستے سے گزرتے ہوئے اچانک ایک ایسی آفت میں پھنس گیا جس کا اسے وہم و گمان تک نہیں تھا۔ ہوا یہ کہ رسول ﷺ کے بھیجے ہوئے کچھ مسلمانوں پر مشتمل ایک فوجی دستے نے جو اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں کوئی شر پسند رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر مدینہ کے باشندوں کو نقصان نہ پہنچا دے ثمامہ کو دیکھا اور اسے گرفتار کر لیا (حالانکہ ان میں سے کوئی بھی اس کو پہچانتا نہ تھا) اور اس کو مدینہ لائے، اور مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا اور اس بات کا انتظار کرنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ بہ نفس نفیس خود اس کے بارے میں کوئی فیصلہ صادر فرمائیں۔ جب آپؐ نے مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ فرمایا تو نظر ثمامہ پر پڑی، آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا:

"جانتے ہو تم لوگوں نے کس کو گرفتار کیا ہے؟"۔ "نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اس سے واقف نہیں ہیں"۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ "یہ قبیلہ بنی حنیفہ کا سردار ثمامہ ابن اثال ہے۔ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا"۔ آپ ﷺ واپس گھر تشریف لے گئے اور گھر والوں سے کہا کہ "تمہارے پاس جو بھی کھانا ہو، اسے جمع کر کے ثمامہ ابن اثال کے پاس بھیج دو"۔ پھر دوبارہ آپ ثمامہ کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے خیال سے اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا کہ "ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے۔ تم ہماری طرف سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہو؟"

"میں آپ کے متعلق اچھا گمان اور آپ سے اچھے برتاؤ کی اُمید رکھتا ہوں، لیکن اگر آپ میرے قتل کا فیصلہ کرتے ہیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کرائیں گے جو قتل کا مجرم ہے اور اگر احسان کر کے مجھے چھوڑ دیں تو ایک احسان شناس کو اپنا ممنون کرم پائیں گے، اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو وہ بھی فرمایئے، جتنا مال چاہیں گے، دیا جائے گا" اس نے جواب دیا۔

اس گفتگو کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ثمامہ کو اس کے حال پر چھوڑا اور دو روز تک اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ اس دوران کھانا اور اونٹنی کا دودھ اسے برابر دیا جاتا رہا۔ دو دن بعد رسول اللہ پھر اس کے پاس تشریف لائے اور وہی سوال کیا۔

"ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے۔ تم ہم سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتے ہو؟"...... اس نے جواب دیا: "میرے پاس کہنے کی وہی باتیں ہیں جو اس سے پہلے میں کہہ چکا ہوں۔ اگر آپ میرے اوپر احسان کرتے ہیں تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو اس کی قدر پہچانتا ہے، اور اگر میرے قتل کا فیصلہ کرتے ہیں تو آپ کا یہ فیصلہ حق بہ جانب ہو گا کیونکہ میں آپ کے آدمیوں کو قتل کر کے اس کا مستحق قرار پا چکا ہوں اور اگر آپ کو مال کی خواہش ہے تو بتایئے، جو چاہیں گے آپ کو دیا جائے گا"۔

اس موقع پر نبی ﷺ نے اس سے مزید کچھ نہیں کہا بلکہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے، البتہ اگلے روز نبی

کریم ﷺ پھر اس کے پاس گئے اور پھر وہی سوال دوہرایا: ''ثمامہ! تم کو ہماری طرف سے کس برتاؤ کی اُمید ہے؟''۔ اور اس نے بھی حسب سابق وہی جواب دیا کہ ''اگر آپ میرے اوپر احسان کرتے ہیں تو ایک احسان شناس شخص پر احسان کریں گے، اور اگر مجھے قتل کرا دیتے ہیں تو میں اس کا مستحق ہوں، اور اگر آپ کو مال کی ضرورت ہو تو فرمایئے۔ آپ کا مطلوبہ مال میں آپ کو پیش کر دوں گا''۔

اس سوال و جواب کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ثمامہ کو رہا کر دو''۔ اور حسب ارشاد اس کی زنجیریں کھول دیں گئیں۔ رہائی پاکر ثمامہ مسجد سے نکلا اور مدینہ کے باہر بقیع کے قریب واقع کھجوروں کے ایک باغ میں گیا جس میں کنواں تھا۔ اپنی سواری کو اسی کنویں کے پاس بٹھا کر اس کے پانی سے خوب اچھی طرح غسل کیا اور پاک صاف ہو کر پھر اسی راستے سے چل کر مسجد میں واپس آ گیا۔ اس نے مسجد میں مسلمانوں کی ایک مجلس کے قریب پہنچ کر بہ آواز بلند کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر بولا ''اے محمد ﷺ اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی چہرہ میرے نزدیک آپ کے چہرے سے زیادہ مبغوض اور قابل نفرت نہ تھا۔ مگر اب یہ مجھے ہر چہرے سے زیادہ محبوب ہے اور اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ قابل نفرت میرے نزدیک کوئی دین نہ تھا۔ لیکن اب یہ مجھے تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ ہے اور اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ میرے نزدیک کوئی دوسرا شہر نہیں تھا مگر اب آپ کا یہ شہر مجھے تمام شہروں سے زیادہ پسند ہے''۔(۱)

تھوڑی دیر رک کر پھر بولے ''میں نے آپ کے کچھ ساتھیوں کو قتل کیا ہے۔ اس کی تلافی کے لیے آپ میرے اوپر کیا عائد کرتے ہیں؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ثمامہ! اس سلسلے میں تمہارے اوپر نہ قصاص ہے نہ دیت۔ کیونکہ اسلام نے تمہاری تمام سابقہ زیادتیوں اور غلط کاریوں کو حرف غلط کی طرح محو کر دیا ہے''۔ پھر نبی ﷺ نے اسلام لانے کی وجہ سے جنت کی خوشخبری دی۔ ان کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا۔ کہنے لگے کہ ''اللہ کی قسم! میں نے آپ کے جتنے صحابہ کو قتل کیا ہے اس سے کئی گنا تعداد میں مشرکین کو قتل کروں گا اور اپنی ذات کو، اپنی تلوار کو اور ان لوگوں کو جو میرے ماتحت اور ہم نوا ہیں آپ کی اور آپ کے دین کی نصرت و تائید کے لیے وقف کرتا ہوں''۔

قدرے توقف کے بعد پھر کہا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت گرفتار کیا تھا جب میں عمرہ کی نیت سے نکلا تھا تو آپ کے خیال میں اب مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم مکہ جا کر عمرہ ادا کرلو۔(۲) مگر یہ عمرہ اب تم اللہ اور اس کے رسول کی شریعت کے مطابق ادا کرو گے''۔ پھر نبی ﷺ نے مناسک حج اور افعال عمرہ کی تعلیم دی۔

جناب ثمامہ ابن اثال عمرہ کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے، جب بطن مکہ میں پہنچے تو وہیں کھڑے ہو کر بلند آواز سے تلبیہ کو پڑھنا شروع کر دیا:-

''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک ساری تعریفیں اور تمام نعمتیں تیرے لیے ہیں اور اقتدار تیرا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں''۔(۳)

وہ دنیا کے سب سے پہلے مسلمان تھے جو تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ قریش کے لوگ اس غیر متوقع آواز کو سن کر سہم گئے اور غضبناک ہو کر دوڑے۔ انہوں نے اپنی تلواریں بے نیام کر لیں۔ آواز کی طرف لپکے تاکہ اس شخص پر ٹوٹ پڑیں جو ان کی کچھار میں گھس آیا تھا۔ وہ لوگ ثمامہؓ کی طرف بڑھے تو انہوں نے تلبیہ کی آواز اور تیز کر دی۔ وہ ان کی طرف نہایت لاپرواہی اور بے خوفی کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ ایک قریشی جوان نے تیر چلا کر ان کو قتل کرنا چاہا۔ مگر دوسروں نے اس کو یہ کہتے ہوئے ایسا کرنے سے روک دیا کہ ''تیرا برا ہو، جانتا ہے کہ یہ کون ہے؟ یہ یمامہ کا بادشاہ ثمامہ ابن اثال ہے۔ اگر تم نے اس کو کوئی نقصان پہنچایا تو اس کے قبیلے والے ہمارے یہاں غلے کی برآمد روک کر ہم کو بھوکوں مار دیں گے''۔ پھر وہ لوگ اپنی تلواریں میان میں کر کے جناب ثمامہؓ کے سامنے آئے اور ان سے بولے ''ثمامہ! یہ تم کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا تم بے دین ہو گئے ہو اور تم نے اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا دین ترک کر دیا ہے؟''۔

''نہیں، میں بے دین نہیں ہوا بلکہ میں نے سب سے اچھے دین، محمد ﷺ کے دین کی پیروی اختیار کر لی ہے''۔ جناب ثمامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ''اس گھر والے کی قسم! میرے پاس واپس جانے کے بعد یمامہ کے گیہوں کا ایک دانا اور وہاں کی پیداوار کا کوئی حصہ اس وقت تک تمہارے یہاں نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ تم سب کے سب محمد ﷺ کا اتباع نہ اختیار کر لو(۴)۔

جناب ثمامہؓ نے قریش کی آنکھوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمرہ کے ارکان ادا کیے۔ انہوں نے غیر اللہ اور بتوں کے لیے نہیں، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے قربانی کے جانور ذبح کیے اور واپس اپنے وطن گئے۔ واپس آ کر انہوں نے اپنے قبیلہ والوں کو قریش کے یہاں غلے کی سپلائی روک دینے کا حکم دیا۔ قبیلہ والوں نے ان کے اس حکم کی تعمیل کی اور اہل مکہ کے یہاں اپنی پیداوار کی سپلائی بند کر دی۔ یہ اقتصادی پابندیاں جو بتدریج سخت تر ہوتی گئیں کے نتیجہ میں فاقہ کشی عام ہو گئی اور یہاں کے لوگوں کا بھوک سے مرجانے کا

باقی صفحہ 24 پر......

(۱) صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث ۴۳۷۲/صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب ربط الاسیر۔(۲) صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث ۴۳۷۲/صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب ربط الاسیر۔(۳) یہ تلبیہ یعنی لبیک کہنے کے مسنون الفاظ صحیح بخاری، کتاب الحج، حدیث ۱۵۴۹ میں موجود ہیں۔(۴) ایضاً-- مگر صحیحین میں عبارت میں قدرے فرق ہے۔

حافظ محمد فرخ جاوید

ماہ مارچ کے خاص اعمال

ماہ رواں میں بننے والی کواکبی نظرات کے خاص اعمال روحانی

قارئین راہنمائے عملیات' خالد روحانی جنتری اور خالد ہندی جنتری کو سلام۔

وراثتی جائیداد کے آسان حصول کے لیے

زہرہ تسدیس مشتری

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	08-03-2009	11-03-2009	13-03-2009
وقت	22:20	17:34	21:56

زہرہ اور مشتری کی اس نظر کو ایک مختلف انداز میں لیا گیا ہے۔ وراثت ایک ایسا موضوع ہے کہ جس کی نوبت کبھی تو کسی کی زندگی میں آتی ہی نہیں مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کی پوری زندگی صرف اور صرف اِس ایک لفظ ''وراثت'' کے گرد ہی گھومتی ہے۔ یہاں اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ لالچی لوگوں کی بات کی جا رہی ہے بلکہ یہاں اُن لوگوں سے مراد ہے کہ جو اپنے جائز حق کو حاصل کرنے کے چکر میں چکر ہی لگاتے رہ جاتے ہیں۔

اس مضمون میں ایسے ہی لوگوں کے لیے ایک ایسا عمل دیا جا رہا ہے کہ جس کو وہ اپنے استعمال میں لاکر اوپر بیان کردہ مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ عمل کے لیے پاک صاف جگہ کا بندوبست کر لیں۔ کپڑے بھی پاک اور صاف پہنیں۔ نئے ہوں تو بہت بہتر ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو پرانے کو اچھی طرح دھو کر استعمال کریں۔ گلاب اور زعفران کو بطور بخور جلائیں۔ تمام عمل کے دوران بخور جلتے رہنا چاہیے۔ خوشبو گلاب کی استعمال کریں۔

زیل میں دیئے گئے نقوش کو تیار کریں۔ ان میں سے ایک خاکی ہے اور ایک بادی ہے۔ خاکی کو آپ کو وراثتی جائیداد کی جگہ پر دفنانا ہوگا اور بادی کو گلے میں پہننا ہوگا۔ جب آپ یہ عمل کر لیں تو پھر آپ کو صدقہ دینا ہے۔ دو رنگے میٹھے چاول پکا کر غریبوں میں بانٹ دیں۔

اللہ نے چاہا تو جلد ہی آپ اپنے کیے ہوئے عمل کا اثر دیکھیں گے اور جلد ہی آپ کو آپ کا حق مل جائے گا۔ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ کاغذ چاندی اور سونے سے بہرحال کمتر درجے کی چیز ہے۔ لہٰذا اثر بھی آرام سے ہوگا۔

خاکی چال

١	١٤	١١	٨
١٢	٧	٢	١٣
٦	٩	١٦	٣
١٥	٤	٥	١٠

نقش

٧٨٦

یا اللہ — یا اللہ

١٦٢	١٧٥	١٧٢	١٦٩
١٧٣	١٦٨	١٦٣	١٧٤
١٦٧	١٧٠	١٧٧	١٦٤
١٧٦	١٦٥	١٦٦	١٧١

بادی چال

١١	٨	١	١٤
٢	١٣	١٢	٧
١٦	٣	٦	٩
٥	١٠	١٥	٤

نقش

٧٨٦

یا اللہ — یا اللہ

١٧٢	١٦٩	١٦٢	١٧٥
١٦٣	١٧٤	١٧٣	١٦٨
١٧٧	١٦٤	١٦٧	١٧٠
١٦٦	١٧١	١٧٦	١٦٥

جعلی پیروں کی بندش کے لیے

عطارد مقابلہ زحل

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	18-03-2009	19-03-2009	19-03-2009
وقت	20:10	09:00	21:47

یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ جس پر جتنا بھی لکھا جائے وہ کم ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ایسے ہی ہیں کہ جیسے کسی جان بلب مریض کو جان بچانے کے لیے جعلی دوا کھلا دی جائے۔ کیونکہ جب انسان بیمار ہوتا ہے تو اُس کا یقین ڈاکٹر اور حکیم پر ہوتا ہے کہ وہ اُس کے علاج میں کوئی کسر نہ چھوڑے گا اور اُس کو موت کے منہ سے بچا لے گا۔

کچھ ایسا ہی حال اُن لوگوں کا ہوتا ہے کہ جو کسی نہ کسی وجہ سے روحانی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھر اُس کے علاج کے لیے وہ کسی پیر کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اب شومئی قسمت دیکھیے کہ اُن کا پالا روحانیت میں کسی اعلیٰ مقام پر فائز ہستی سے نہیں بلکہ جعلسازی کی ڈگری لیے ہوئے انسان سے ہو جاتا ہے۔ اب سوچیے! کہ اُس انسان کا کیا حال ہوگا کہ جو اپنے علاج کے لیے اُس کی طرف رجوع کرے گا۔ یعنی کچھ تو بیماری نے جان ہلکان کی ہوئی تھی اور باقی کی یہ حضرت لے لیں گے۔ بیمار عقیدتمندی میں اپنا آپ بھی لُٹا دے گا اور جان کے لالے بھی پڑ سکتے ہیں۔

زیل میں جو عمل دیا جا رہا ہے وہ انسانیت کی بھلائی کے لیے دیا جا رہا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے آس پاس ایسے کسی کو پائیں تو وہ اس عمل کو کر کے عوام کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ باقی جہاں تک اس عمل کے اثرات کا تعلق ہے تو آپ اس بات کو جانتے ہیں کہ جو کام بھی انسانیت کی بھلائی کے لیے کیا جاتا ہے اُس میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہوتی ہے۔

زیل میں چاروں چالوں سے نقوش دیئے جا رہے ہیں تا کہ کسی بھی قسم کی کسر نہ رہ جائے۔ ان نقوش کی تیاری میں آپ نے کالی مرچ اور رال کو بطور بخور استعمال کرنا ہے۔ عمل ننگے سر کریں اور بند کمرے کے بجائے کسی کھلی جگہ پر کریں۔ عمل مکمل کرنے کے بعد کالے رنگ کا مرغا بطور صدقہ دے دیں۔ آتشی کو چولہے کے پاس دفن کر دیں، آبی کو بہا دیں، خاکی کو کسی قبرستان کی پرانی قبر میں دفنا دیں اور بادی کو کسی کانٹے والے درخت کے ساتھ باندھ دیں۔ اللہ نے چاہا تو جلد ہی اُس نام نہاد پیر فرتوت سے بھولی عوام کی جان چھوٹ جائے گی۔ باقی اللہ ہم سب کے حال پر رحم کرے۔ آمین۔

آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۸۵	۲۸۸	۲۹۱	۲۷۸
۲۹۰	۲۷۹	۲۸۴	۲۸۹
۲۸۰	۲۹۳	۲۸۶	۲۸۳
۲۸۷	۲۸۲	۲۸۱	۲۹۲

خاکی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۷۸	۲۹۱	۲۸۸	۲۸۵
۲۸۹	۲۸۴	۲۷۹	۲۹۰
۲۸۳	۲۸۶	۲۹۳	۲۸۰
۲۹۲	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۷

بادی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۸۸	۲۸۵	۲۷۸	۲۹۱
۲۷۹	۲۹۰	۲۸۹	۲۸۴
۲۹۳	۲۸۰	۲۸۳	۲۸۶
۲۸۲	۲۸۷	۲۹۲	۲۸۱

آبی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۹۱	۲۷۸	۲۸۵	۲۸۸
۲۸۴	۲۸۹	۲۹۰	۲۷۹
۲۸۶	۲۸۳	۲۸۰	۲۹۳
۲۸۱	۲۹۲	۲۸۷	۲۸۲

عوامی مقبولیت حاصل کرنے کے لیے

زہرہ قران شمس

	ابتداءنظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	27-03-2009	28-03-2009	28-03-2009
وقت	09:35	00:24	15:14

عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کی ضرورت مختلف لوگوں کو مختلف انداز میں رہتی ہے۔ جیسا کہ ایک سیاستدان کو عوامی مقبولیت کی ضرورت اس لیے ہوتی ہے کہ وہ اُن کے ووٹوں سے اسمبلی کی نشست جیت لے۔ فنکار کو اِس کی ضرورت اِس لیے ہوتی ہے کہ اُس کے کام کو زیادہ سے زیادہ لوگ دیکھیں تاکہ اُس کا معاوضہ بڑھے۔ اسی طرح ڈاکٹر، پیر، حکیم، درزی، بیوٹیشن وغیرہ کو بھی اس مقبولیت کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ لوگ آئیں گے تو اُن کا کام چلے گا۔ کام چلے گا تو پیسے آئیں گے۔

زیل میں دیئے گئے نقش کو آپ سعد اعمال والے تمام لوازمات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تیار کریں اور اپنے پاس رکھیں۔ بعد از عمل بھوری مائل رنگت کا جانور بطور صدقہ دے دیں۔ انشاءاللہ آپ کو آپ کا مقصد مل جائے گا۔ یقین کامل رکھیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ کیسے کرم کرتا ہے؟

چال

۱۷	۵	۱۳	۲۱	۹
۱۱	۲۴	۷	۲۰	۳
۱۰	۱۸	۱	۱۴	۲۲
۴	۱۲	۱۹	۸	۱۶
۲۳	۶	۲۵	۲	۱۵

نقش

یا اللہ جبرائیل یا اللہ

۲۸۸۸۴	۲۸۸۷۲	۲۸۸۸۰	۲۸۸۸۸	۲۸۸۷۶
۲۸۸۷۸	۲۸۸۹۱	۲۸۸۷۴	۲۸۸۸۷	۲۸۸۷۰
۲۸۸۷۷	۲۸۸۸۵	۲۸۸۶۸	۲۸۸۸۱	۲۸۸۸۹
۲۸۸۷۱	۲۸۸۷۹	۲۸۸۹۲	۲۸۸۷۵	۲۸۸۸۳
۲۸۸۹۰	۲۸۸۷۳	۲۸۸۸۶	۲۸۸۶۹	۲۸۸۸۲

اسرافیل عزرائیل

یا اللہ یا اللہ

محبت میں کامیابی کے حصول کے لیے

عطارد قران زہرہ

	ابتداءنظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	28-03-2009	29-03-2009	29-03-2009
وقت	22:22	07:32	16:40

محبت وہ پھل ہے کہ جسے کھانا تو ہر شخص چاہتا ہے مگر یہ ہر شخص کے مقدر میں نہیں ہوتا ہے۔ یہاں محبت سے مراد صرف وہ محبت نہ لی جائے کہ جس میں ایک مرد اور ایک عورت شامل ہوتے ہیں اور اُن کا مطمع نظر ایک دوسرے کو پانا ہوتا ہے۔ یہاں محبت کا لفظ بہت وسیع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ محبت بہن بھائی کے درمیان بھی ہوسکتی ہے اور میاں بیوی کے درمیان بھی ہوسکتی ہے۔ ہمارا مقصد جائز کاموں کے لیے آپ لوگوں کی خدمت میں روحانی اعمال پیش کرنا ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ کیا کرتے ہیں؟

زیل میں دیئے گئے نقش کو آپ سعد اعمال والی تمام احتیاط و لوازمات کو استعمال میں لاتے ہوئے تیار کریں۔ عمل تیار کرنے کے حوالے سے محترم جناب خالد اسحاق راٹھور صاحب کی لکھی ہوئی کتاب ''راہنمائے عملیات'' اور ''اصول و قواعد عملیات'' سے آپ بخوبی راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ عمل کی تیاری کے بعد اِس کو گلے میں پہن لیں اور پھر اللہ کا کرم دیکھیں کہ کیسے ٹوٹے ناطے جُڑ جاتے ہیں؟ بعد از عمل غریبوں میں شیرینی بانٹنا نہ بھولیں۔

نقش

والف	بین قلوبهم	لوانفقت	مافی الارض	جمیعا	ماالفت
بین قلوبهم	لوانفقت	مافی الارض	جمیعا	ماالفت	بین قلوبهم
لوانفقت	مافی الارض	جمیعا	ماالفت	بین قلوبهم	ولکن الله
مافی الارض	جمیعا	ماالفت	بین قلوبهم	ولکن الله	الف
جمیعا	ماالفت	بین قلوبهم	ولکن الله	الف	بینهم
ماالفت	بین قلوبهم	ولکن الله	الف	بینهم	انه
بین قلوبهم	ولکن الله	الف	بینهم	انه	عزیز
ولکن الله	الف	بینهم	انه	عزیز	حکیم

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

جناب ثمامہ بن اُثالؓ

شدید خطرہ لاحق ہو گیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو لکھا''ہم آپ کے متعلق پہلے سے یہ بات جانتے ہیں کہ آپ صلہ رحمی کرتے اور دوسروں کو اس کی تاکید کرتے ہیں۔مگر اس وقت ہم جس صورت حال کا سامنا کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ نے ہمارے ساتھ قطع رحمی کا طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ آپ نے باپوں کو تلوار سے قتل کیا اور بیٹوں کو بھوکوں مار رہے ہیں۔ ثمامہ ابن اثال نے غلے کی برآمد پر پابندی لگا کر ہمیں سخت تکلیف اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو لکھ دیں کہ وہ غلہ وغیرہ اور ہماری ضرورت کی چیزوں پر عائد کردہ پابندی ختم کر دیں''۔

رسول اللہؐ کے لکھ دینے پر جناب ثمامہؓ نے بندش ختم کر دی۔اور غلے کی سپلائی جاری کر دی۔

جناب ثمامہ ابن اثالؓ زندگی بھر اپنے دین کے وفادار اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کے پابند رہے۔مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو آپؓ اس کے سامنے ڈٹ گئے۔انہوں نے اپنی قوم کو بھی سمجھایا کہ ''بنو حنیفہ کے لوگو! خبردار! اس گمراہ کن دعوت کو ہرگز قبول نہ کرنا جس میں نور ہدایت کا دور دور تک پتہ نہیں۔اللہ کی قسم! یہ شقاوت و بدبختی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ان لوگوں پر مسلط کیا ہے جو اسے اختیار کریں، اور زبردست امتحان و آزمائش ہے ان لوگوں کے لیے جو اس سے اجتناب کریں''۔انہوں نے مزید فرمایا''بنو حنیفہ والو! ایک وقت میں دو نبی نہیں ہو سکتے۔محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ان کی نبوت میں کسی کو شریک کیا گیا ہے''۔

''ح۔م اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے، سب کچھ جاننے والا گناہ معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔سخت عذاب دینے والا اور بڑا صاحب فضل ہے۔کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے''۔ (المومن ۳-۱)۔

پھر فرمایا کہ کہاں اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم کلام اور کہاں مسیلمہ کذاب کا قول:-

''اے مینڈک! تم جا ہو ٹرٹر کرتے رہو۔اپنی اس ٹرٹر سے نہ تم پینے سے روک سکتے نہ پانی کو گدلا کر سکتے ہو''۔

پھر وہ اپنے قبیلے کے ان لوگوں کو لے کر الگ ہو گئے جو اسلام پر ثابت قدم رہ گئے تھے اور اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے دین کو زمین پر غالب کرنے کے لیے مرتدین کے ساتھ جنگ و قتال میں مشغول ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ جناب ثمامہ ابن اثالؓ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا دے اور اس جنت سے نوازے جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے، آمین۔

نسوانی زائچہ اور شادی

(12) عورت کے لیے مریخ کا رجعت میں ہونا مردوں سے پرہیز کرنے کا سبق دیتا ہے۔ورنہ بدنامی رسوائی اور ذہنی اُلجھن کا اظہار ہوتا ہے۔

(13) ساتویں گھر کا قابض کوکب رجعت میں ہو تو شادی میں مشکلات اور پریشانی ظاہر کرتا ہے۔

(14) عورت کے ساتویں گھر میں زحل و قمر کا قران ہو تو ایسی عورت ایک سے زیادہ شادیاں کرتی ہے یا ایک سے زیادہ تعلقات کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر اس قران سے دوسرے کواکب کے نظرات بھی نحس ہوں تو ایسی عورت عیاش ہو گی یا آوارہ۔

(15) عورت کے زائچہ میں زحل آٹھویں گھر میں نحس نظرات رکھتا ہو تو ایسی عورت کی زندگی میں کوئی دلکشی کا اظہار نہیں ہوتا۔اداسی اُس کی زندگی کا ایک حصہ بن جاتی ہے۔

(16) شمس کی نحس نظر مریخ سے ہو اور مریخ زوال یا ہبوط میں ہو تو طلاق کے امکانات ہو جاتے ہیں۔

(17) یورنس ساتویں گھر میں نحس ہو یا رجعت میں ہو تو طلاق یا جدائی کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

(18) شمس ساتویں میں ہو اور نظرات نحس رکھتا ہو تو لڑکا لڑکی کو انکار کر دیتا ہے۔لیکن اس انکار سے لڑکی کو فائدہ ہوتا ہے۔

(19) اگر ساتویں گھر میں سعد اور نحس دونوں کواکب قابض ہوں اور شمس یا مریخ سے نحس نظرات رکھتے ہوں تو عورت پہلے خاوند کو چھوڑ کر دوسرا نکاح کرے گی۔ جو کوکب سعد ہوگا۔اس خاوند سے خوش بختی دیکھے گی اور جو نحس کوکب ہوگا اُس سے بدبختی۔

(20) زحل اور مریخ بُرج منقلب میں ہو (حمل-سرطان-میزان-جدی میں) اور زہرہ سے نحس نظرات رکھتے ہوں تو اُس کا خاوند دوسری عورتوں کی طرف مائل ہوگا۔عیاش اور بے وفا ہوگا۔

(21) آٹھویں گھر میں مریخ اور یورانس قابض ہوں اور نظرات نحس رکھتے ہوں تو وہ عورت بیوہ ہو جائے گی۔

(22) مریخ زہرہ اور پلوٹو کا قران کسی عورت کے زائچہ میں ہو اور اس قران سے یورنس کی نحس نظر ہو تو یہ جنسی تعلقات، جرم اور خون کا اظہار کرتا ہے۔

(23) علیحدگی یا طلاق اس وقت ہوتی ہے جب شمس کی نحس نظر نحس کوکب سے ہو اور زہرہ نحس ہو، زوال یا ہبوط میں ہو۔

(24) یورنس ساتویں میں ہو شمس یا زہرہ سے نحس نظر رکھتا ہو تو طلاق یا جدائی کا اظہار ہوتا ہے۔

ڈاکٹر داؤد صالح

بے ضرر اور موثر علاج مفت

علاج معالجہ بہت مہنگا ہوگیا ہے۔ معالجوں کی فیسیں بہت زیادہ اور ہسپتال نہایت مہنگے ہو گئے ہیں۔ دواؤں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان حالات میں ایک عام آدمی علاج کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

کیا ان حالات میں بے ضرر، موثر اور مفت علاج حاصل کرنا ممکن ہے؟ یہ علاج ممکن ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس سلسلے میں معلومات حاصل کر کے ان سے فائدہ اُٹھایا جائے۔

اگر آپ بیمار ہیں، کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے، مختلف شکایات کا شکار ہیں تو علاج ضرور کروائیے، لیکن معمولی معمولی شکایتوں کے لیے دوائیں کھانا یا معالجوں کے پیچھے دوڑنا کوئی عقل مندی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں ایسی خاصیت اور قوت مدافعت رکھی ہے کہ جو چھوٹی موٹی شکایت کو بغیر کسی علاج کے دو ایک روز میں خود ہی ٹھیک کر لیتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی اکثر بیماریاں قدرتی علاج سے دور ہو جاتی ہیں۔

قدرتی علاج میں عام طور پر مریض کا کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا اور علاج کے یہ طریقے بڑے موثر اور بے ضرر بھی ہوتے ہیں، لیکن آج کل معالجین اور دواؤں کی بھرمار نے علاج کے اس طریقے کو بہت پیچھے دھکیل دیا ہے ورنہ آج بھی اس پر توجہ دی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ علاج کئی امراض ٹھیک کرنے میں ہمارا مددگار ثابت نہ ہو، بلکہ یہ ہماری عام صحت کو بھی بہتر بنا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کئی امراض کے خلاف ہماری قوت مدافعت کو بڑھا بھی دیتا ہے۔ صحت کی بہتری کے ساتھ یہ خوشی اور فرحت کے حصول میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

قدرتی علاج کیا ہے؟ قدرتی علاج تازہ ہوا، آفتابی شعاؤں، صاف شفاف پانی اور ورزشوں سے استفادہ کرنے کا نام ہے۔ یہ قدرت کے ایسے تحفے ہیں جو مفت دستیاب ہیں اور ہر آدمی کی دسترس میں ہیں۔

پانی

دنیا نے اب ادویہ سازی اور عملِ جراحی میں اتنی ترقی کر لی ہے کہ انسان کے بیمار گردے، دل اور دوسرے اعضاء نکال کر ان کی جگہ صحت مند اعضاء لگا دیئے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود سادہ اور نمکین پانی کا وہ محلول جو ورید کے ذریعے سے مریض کے جسم میں پہنچایا جاتا ہے یعنی نمکول، اس کی زندگی کو بچا لیتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ پانی ایسے مریضوں کے لیے جن کا دستوں، الٹیوں، فاقوں یا کسی مرض کی وجہ سے جسم کا پانی نکل گیا ہو، آب حیات کا درجہ رکھتا ہے۔ اس محلول کی دریافت سے قبل ایسے مریض مشکل سے بچ پاتے تھے خاص طور پر نومولود بچوں میں نمکول کا پانی ان کے جسم میں پانی کی کمی دور کر کے جان بچانے کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔

یہ پانی ہمیں مفت دستیاب ہے۔ اگر اس کا مناسب استعمال جاری رکھا جائے تو یہ صحت کے لیے ایک لاجواب ''ٹانک'' کا درجہ رکھتا ہے۔ اسے ہم قدرت کی محیر العقول دوا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، کیوں کہ اس کی غیر موجودگی یا کمی کی صورت میں خون کا دوران نامکمل اور ناقص رہتا ہے۔ ہمارے جسم کا ستر فی صد حصہ اسی سے بنا ہوا ہے۔ خون کے صحیح دوران میں یہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پانی جسم کا ایک لازمی حصہ ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہم روزانہ دس سے بارہ گلاس پانی پئیں۔

پانی پینے سے ہمارے جسم کے اندرونی اعضاء کی صفائی ہو جاتی ہے جب کہ بیرونی طور پر اس کے استعمال سے نہ صرف جسم صاف رہتا ہے بلکہ یہ جسم میں خون کی روانی کو بہتر کرتا ہے۔ گرم پانی کا غسل ہو یا ٹھنڈے پانی میں تیراکی، ذہن اور جسم

کے لیے بڑے آرام دہ اور فرحت بخش ثابت ہوتے ہیں۔

پہلے نزلہ و زکام کا علاج صرف پانی ہی سے کیا جاتا تھا۔ مریض کے پیر گرم پانی میں رکھے جاتے تھے اور اس کے گرد کمبل لپیٹ دیا جاتا تھا۔ سامنے رکھے ابلتے ہوئے پانی کے برتن سے جو بھاپ نکلتی تھی وہ اس کی سانس کے ذریعے سے سانس کی نالیوں اور پھیپڑوں میں پہنچتی تھی۔ اس علاج سے نزلہ زکام میں نمایاں افاقہ ہو جاتا تھا۔ آج بھی اس طریق علاج کی اہمیت مسلم ہے۔

پانی بطور علاج کے اور بھی کئی امراض میں استعمال ہوتا ہے۔ کمر، گردن اور گردوں کے درد میں نیم گرم پانی کی سینک درد اور اینٹھن میں فائدہ پہنچاتی ہے۔ نیم گرم پانی کا غسل نزلے میں قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ بواسیر کی تکلیف میں گرم پانی میں بیٹھنے سے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

تازہ ہوا

تازہ ہوا جس کا ایک ضروری جز آکسیجن ہے، زندگی کی بقا کے لیے ناگزیر ہے۔ یہی آکسیجن دل کے امراض، آپریشن کے دوران اور شدید بیماری کی حالت میں نلکی کی مدد سے ناک کے ذریعے سے جسم میں پہنچائی جاتی ہے اور مریضوں کی جان بچائی جاتی ہے۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ صحت کی حالت میں ہم ہوا میں موجود آکسیجن سے صحیح انداز میں استفادہ نہیں کرتے۔ ہم دن میں دس بار بھی گہری سانس نہیں لیتے۔ ہم جسم کو غلط پوزیشن میں دیر تک بند کمروں میں کرسی میز پر جھکے بیٹھے رہنے سے اپنے پھیپڑوں کو زیادہ وقت سکڑا ہوا رکھتے ہیں۔ اس طرح ہمیں صحیح طریقے سے سانس لینے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ یہ ضروری ہے کہ ہم پھیپڑوں کو ایسے مواقع فراہم کریں کہ وہ کھلی صاف ہوا پوری طرح اسے اپنے اندر سمو سکیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہم روزانہ کھلی فضا میں چند منٹ کھڑے ہو کر یا چلتے چلتے گہری اور لمبی سانس لیں اور خارج کریں تاکہ ہمارے پھیپڑے پوری طرح پھیل اور سکڑ سکیں اور یوں آکسیجن خوب جذب ہو کر ہمیں چست اور جسم کو مضبوط بنائے۔

آفتابی شعائیں

یہ شعائیں جو ہماری جلد میں حیاتین ''ڈ'' (وٹامن ڈی) تیار کرتی ہیں، قدرت کی طرف سے بالکل مفت اور وافر مقدار میں دستیاب ہیں۔ ان شعاؤں سے جلد کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جلد پر موجود خطرناک جراثیم کے لیے یہ سم قاتل کا درجہ رکھتی ہے۔ لبتہ جلد کو ان شعاؤں میں زیادہ دیر تک کھلا رکھنا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

آرام

مفت علاج میں آرام کی بڑی اہمیت ہے۔ روزانہ کم از کم چھ سے آٹھ گھنٹے نیند اور دوپہر میں قیلولے کی صورت میں کچھ دیر آرام بہت ضروری ہے۔ روزمرہ کے معمولات میں الجھ کر اکثر لوگ نیند اور آرام کی طرف سے غفلت برتتے ہیں۔ اس کی اہمیت کا انہیں اس وقت اندازہ ہوتا ہے کہ جب کوئی بیماری انہیں بستر پر ڈال دیتی ہے۔ اگر وہ نیند اور مناسب آرام کا پہلے ہی خیال کرتے تو کئی امراض کے خلاف ان کی قوتِ مدافعت مستحکم رہتی اور وہ کئی امراض میں مبتلا ہونے سے بچے رہتے۔

روحانی قوت

امراض سے بچاؤ میں روحانی طاقت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ پر بھروسا اور ایمان کی طاقت انسان کے تمام امراض پر پُراسرار طریقے سے خوش گوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ یہ احساس کہ اللہ تعالیٰ جو آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار اور مالک ہے، ہماری زندگی کے ہر ہر موقع پر ہمارے ساتھ ہے اور وہی ہمیں بیماری، مشکلات و آفات سے بچانے اور ثابت قدمی عطا کرنے والا ہے، ہمارے جسم کی شفایابی کی طاقت میں بے پناہ اضافہ کر دیتا ہے۔ جو افراد روحانی اور ذہنی طور پر سکون کی حالت میں ہوتے ہیں وہ ان لوگوں کے مقابلے میں جو ایمان کی کمزوری کی بنا پر پریشانی اور افسردگی میں مبتلا ہوتے ہیں، بہت جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ بے شک ایمان میں بڑی طاقت ہے اور اسے حاصل کرنے کے لیے ہمیں کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا۔

ورزش

ورزش نہ صرف جسم کو صحت مند اور چاق و چوبند رکھنے کے لیے ضروری ہے بلکہ کئی امراض کے سلسلے میں یہ اہم کردار ادا کرتی ہے مثلاً فالج، چوٹ، پرانے جوڑوں کے درد اور کئی امراض میں مخصوص ورزشیں کرائی جاتی ہیں۔ اس سے مریض کو نمایاں افاقہ ہو جاتا ہے۔ آج امراض قلب کے ماہر بھی دل کے کئی امراض میں ہلکی مخصوص ورزشوں کا مشورہ دیتے ہیں، تاکہ صحت یابی میں مدد ملے۔

[redacted]

ڈاکٹر ناہید الٰہی

پُرسکون نیند

نیند ہماری جسمانی صحت اور ذہنی نشوونما کے لیے بے حد ضروری ہے، لیکن پُرسکون نیند درحقیقت کیا ہے اور کیا وہ سب کے لیے یکساں ضروری ہے؟ ماہرین اس بات پر متفق نہیں ہیں۔ کچھ ماہرین کی رائے ہے کہ آج کل کمپنیاں اپنے ملازمین کا بالکل خیال نہیں رکھتیں اور انہیں دیر تک کام کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے تاکہ وہ کمپنیوں اور اپنی نوکریوں کی ساکھ دنیا میں بنائے رکھیں۔ اس طرح ملازم دہرے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں، کام اور کام کے لمبے اوقات دونوں ان کی نیند پر اثر ڈالتے ہیں۔

کچھ ماہرین کی رائے میں نیند اتنی ضروری بھی نہیں، چار چھ گھنٹے کا آرام دوبارہ کام شروع کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ نیند وقت کا زیاں ہے اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے کام، کام اور صرف کام ضروری ہے۔ اس سلسلے میں وہ نپولین، چرچل اور مارگریٹ تھیچر کی مثالیں دیتے ہیں۔

کینیڈا کے ایک محقق نے یہ بات تحقیق سے ثابت کی ہے کہ ایک گھنٹہ کم سونے سے دوسرے دن ہمارا آئی کیو (IQ) ایک پوائنٹ کم ہو جاتا ہے۔ نیند کی کمی سے طالب علموں اور نوجوانوں کے ذہنوں پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے اور ان کی سوچنے، سمجھنے اور یاد کرنے کی صلاحیتیں مفقود ہو جاتی ہیں۔ مٹاپا اور بڑھاپا تیزی سے حاوی ہو جاتا ہے۔

ماہرین کی رائے میں اکثر لوگوں پر نیند کا خمار چھایا رہتا ہے، کیوں کہ ان کی نیند کبھی پوری نہیں ہوتی۔ ذہن کی کشادگی کے لیے آٹھ گھنٹے کی نیند ضروری ہے۔ خواتین کی اکثریت مردوں سے زیادہ سوتی ہے۔ ساڑھے پانچ سے آٹھ گھنٹے کی معیاری نیند جسمانی اور ذہنی طور پر آپ کو مستعد کر دیتی ہے۔

تیس فی صد لوگ بے خوابی کے مریض ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سگریٹ نوشی، چائے نوشی اور ورزش کی کمی ہے۔ لوگ اس کا تدارک اپنی عادات بدلنے کے بجائے خواب آور گولیاں کھا کر کرتے ہیں۔

دفتری کام کا دباؤ، گھریلو اور مالی پریشانیاں بھی بے خوابی کی ذمہ دار ہیں، لیکن کوئی پریشانی ایسی نہیں جس کا حل موجود نہ ہو۔ قوت فیصلہ اور قوت مشاہدہ بھی پُرسکون نیند کے بعد کئی گنا بہتر ہو جاتی ہے۔ کچھ لوگ جلدی سونے اور جلد اُٹھنے کے عادی ہوتے ہیں اور کچھ دیر تک جاگتے ہیں اور دیر تک سوتے ہیں۔ اسکیموز سردیوں کی لمبی سیاہ راتوں میں چودہ گھنٹے سوتے ہیں، لیکن گرمیوں میں صرف چھ گھنٹے سوتے ہیں۔

ہمارے جسم میں دو نظام ہمارے سونے جاگنے کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ ایک حیاتیاتی

گہری نیند کے مرحلے تک پہنچنے میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگتا ہے۔ ابتدائی چند منٹ تک دماغ کی لہروں میں باقاعدگی نہیں ہوتی، گویا دماغ کچھ سوتا اور کچھ جاگتا رہتا ہے۔ جب نیند بہت گہری ہو جاتی ہے، دماغ کی لہریں زیادہ بڑی اور دھیمی ہو جاتی ہیں۔ نیند اور گہری ہوتی ہے تو یہ لہریں مزید بڑی اور دھیمی ہو جاتی ہیں۔ قلب اور سانس کی رفتار دھیمی اور یکساں رہتی ہے اور عضلات بالکل ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ تمام رات گہری اور ہلکی نیند میں بسر ہوتی ہے اور اس کے درمیان ہم دیر تک خواب دیکھتے ہیں۔

گھڑی (بائیالوجیکل کلاک) ہمیں سارا دن چوکس رکھتی ہے۔ سورج غروب ہوتے ہی ہمارے جسم میں ایک ہارمون میلاٹونن اس گھڑی کو پہلے آہستہ کرتا پھر بند کر دیتا ہے اور صبح کا اُجلا پھیلتے ہی یہ گھڑی پھر چل پڑتی ہے۔

یہ گھڑی دوپہر میں بھی کچھ دیر کے لیے آہستہ ہو جاتی ہے۔ یہ کمی کچھ لوگوں میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ حیاتیاتی گھڑی کا یہ چکر سب سے زیادہ دن کے بارہ بجے اور سب سے کم رات بارہ بجے ہوتا ہے۔ غالباً اسی لیے سڑک پر حادثات سب سے زیادہ انہی اوقات میں ہوتے ہیں۔

چھ سے آٹھ گھنٹے کی پُرسکون نیند اچھی صحت کی ضامن ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کا اصرار ہے کہ سیاست داں ہمیشہ کم خواب ہوتے ہیں، مگر یہ سچ نہیں ہے۔ چرچل کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ صرف چند گھنٹے سوتے تھے، لیکن ان کا مباحثوں کے درمیان سو جانا بھی مشہور ہے لہٰذا وہ بھی چھ سات گھنٹے سو لیتے تھے۔ کم خوابی سے بھی ایک ہارمون جسم سے نکلتا ہے جو قلب پر برا اثر ڈالتا ہے اور مختلف امراضِ قلب کی بنیاد بنتا ہے۔

دورِ حاضر کی اس تیز روزندگی میں پندرہ بیس منٹ کے لیے جاگتے ہوئے سونے کا طریقہ بھی مفید ہے۔ جسم کو ڈھیلا چھوڑنے کے ساتھ ساتھ آپ دماغ کا سوئچ بھی آف کر دیں۔ تمام خیالات و تفکرات ذہن سے جھٹک دیں۔ اس کے بعد آپ اپنے آپ کو بہت چاق و چوبند پائیں گے۔

مائیں جو چھوٹے بچوں کی نگہداشت کی وجہ سے بے آرام رہتی ہیں انکے لیے بھی جاگتے ہوئے سونا بہت کارآمد ہے۔ طالب علموں اور دفتروں میں کام کرنے والوں کے لیے بھی یہ طریقہ مفید ہے۔

اگر آپ دیر سے سونے کے عادی ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلدی سوئیں اور جلدی اُٹھیں تو مقررہ وقت سے 15 منٹ پہلے لیٹنے اور 15 منٹ جلدی اُٹھنے سے آپ اپنے سونے کے اوقات اپنی پسند کے مطابق کر سکتے ہیں۔ صبح سویرے سورج کی شعاعیں بھی ذہن کے لیے اکسیر ہیں۔

ہماری نیند 5 مراحل سے گزرتی ہے اور ان مراحل سے نیند کا ایک چکر پورا ہوتا ہے۔ ہر چکر 90 سے 120 منٹ کا ہوتا ہے۔ پوری رات میں چار سے چھ چکر ہوتے ہیں۔ 80 فی صد نیند آخری مرحلے میں ہوتی ہے جس سے پہلے چار مرحلے ہوتے ہیں۔ تیسرے اور چوتھے مرحلے کے دوران خون دماغ کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور جسمانی اصلاح سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

بالیدگی کے ہارمون (گروتھ ہارمون) اس وقت سب سے زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ پانچواں مرحلہ آنکھوں کی تیز حرکات کا ہے۔ اس میں خواب دیکھے جاتے ہیں، دوران خون دماغ کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، آنکھیں متحرک ہو جاتی ہیں اور درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے، دل کی رفتار اور بلڈ پریشر غیر متوازن ہو جاتا ہے۔ اس وقت دماغ کے خلیات بہت تیزی سے کام کرنے لگتے ہیں۔ یادداشت کو تیز کرنے کے لیے یہ مرحلہ ضروری ہے۔ امتحان کی تیاری میں معروف طلبہ کا یہ مرحلہ قدرے بڑھ جاتا ہے۔

چھٹی کے روز دو گھنٹے زیادہ سونے سے گزشتہ ہفتے کی نیند کی کمی کی تلافی ہو سکتی ہے۔ بنجمن فرینکلن کا یہ قول بالکل صحیح ہے کہ سویرے سونا اور سویرے اٹھنا انسان کو صحت، دولت اور حکمت سے نوازتا ہے، کیوں کہ تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ اول رات گھنٹے بھر سونا صبح دو گھنٹے بعد تک سونے کے برابر ہے۔

بقراط کا کہنا تھا کہ نیند بیماری سے شفا پانے کے لیے ضروری ہے۔ نیند جسم کے زخم بھرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے لہٰذا درد اور سوزش کو کم کرتی ہے۔

عمر بڑھنے سے نیند کم نہیں ہوتی صرف اوقات بدل جاتے ہیں۔ بڑھاپے میں لوگ رات کو جلد سو جاتے ہیں اور صبح تین بجے اُٹھ کر کہتے ہیں کہ وہ بے خوابی کا شکار ہیں۔ دوپہر میں یا پھر فارغ اوقات میں بھی اونگھ لیتے ہیں لہٰذا وہ کم خوابی کا شکار نہیں ہوتے بلکہ گہری نیند یعنی تیسرے اور چوتھے مرحلے کی نیند میں پہنچ جاتے ہیں۔

اگر آپ لمبی ڈرائیو یا سفر پر جانا چاہتے ہیں یا دیر تک جاگ کر پڑھنا چاہتے ہیں تو دو کپ کافی پیجیے اور پندرہ منٹ کے لیے سو جایئے۔ جب آپ بیدار ہوں گے اس وقت کافی آپ کے خون میں شامل ہو چکی ہوگی اور دماغ کو چوکس رکھے گی، لیکن یاد رہے کہ آپ پندرہ منٹ سے زیادہ نہ سوئیں، کیوں کہ اس کے بعد آپ گہری نیند سے اُٹھیں گے اور آپ پر غنودگی طاری رہے گی۔

بہتر نیند کے لیے درج ذیل عمل کیجیے

1) وقت کی پابندی
2) ہلکی ورزش
3) گرم پانی سے غسل
4) ایک پیالی گرم دودھ (دودھ میں ٹرپٹوفان ہوتا ہے جو نیند کے لیے اکسیر ہے
5) مطالعہ
6) سونے اور اٹھنے کے اوقات کی پابندی
7) بھاری کھانے سے پرہیز
8) میوہ جات، پھلیاں، کچی سبزیاں اور وہ پھل جو دیر ہضم ہوں، کھائیں، لیکن سونے سے چند گھنٹے پہلے۔

نیم، ہر مرض کا علاج

اپنی افادیت کی وجہ سے نیم سبز پوش معالج بھی کہلاتا ہے۔ گاؤں، دیہات میں اس کی بڑی قدر و قیمت ہے جب کہ یہ شہروں کی بھی ضرورت ہے۔ یہاں کی فضائی آلودگی کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی اور تیزی سے بڑھتی ہوئی جلدی تکالیف کے لیے بھی۔ اس کی اسی افادیت کے پیش نظر دیگر ملکوں میں اس کی کاشت پھیل رہی ہے۔ سعودی عرب میں میدانِ عرفات میں اس کے درخت لہلہا رہے ہیں۔ ہر حج کے موقع پر یہ لاکھوں حاجیوں کو اپنی ٹھنڈی چھاؤں فراہم کرتے ہیں۔ دیگر عرب ملکوں کے علاوہ افریقہ کے کئی ملکوں میں بھی یہ سائے اور ایندھن کے علاوہ دوائی مقاصد کے لیے بھی خوب کاشت ہو رہا ہے۔ اس کے تمام حصے دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ایک انتہائی مقبول مصفّی خون اور دافع عفونت (اینٹی سپٹک) کے علاوہ یہ پرانے دردوں کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

نیم کے پتے تمام قسم کے جلدی امراض، پھوڑے، پھنسیوں، آبلوں، زخموں پر لگائے جاتے ہیں۔ جنسی امراض سے جسم میں واقع ہونے والے شدید فسادِ خون، زخموں، پُرانے غدودی دردوں کے لیے یہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

دوائی یا ویری کوز وینز کی تکلیف میں جب پیروں میں نیلی رگیں متورم ہو کر درد کا سبب بن جاتی ہیں، ان میں زخم بھی ہو جاتے ہیں تو ایسے مریضوں کو پسے ہوئے نیم کے تازہ پتوں کا لیپ بیرونی طور پر لگانا اور اس کے خشک پتوں کا ۳ گرام سفوف یا ۲۵ گرام پتوں کا جوشاندہ استعمال کرانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اسی طرح بسا اوقات انجکشن کی وجہ سے بازو وغیرہ میں جو ورم اور پھوڑا ہو جاتا ہے، نیم کے گرم پانی سے اس کی سکائی اور ابلے ہوئے پتوں کی پلٹس باندھنے سے یہ تکلیف نشتر کے استعمال کے بغیر ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خارش کے لیے بھی یہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

ٹوٹی ہڈی کے لیے

نیم کے جوشاندے میں عرق کافور ملا کر کپڑا گیلا کر کے اس کی گدی متاثرہ جگہ پر رکھنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس طرح درد اور ورم میں کمی ہو جاتی ہے۔

بالوں کی خشکی

بالوں میں خشکی کی وجہ سے ہونے والی بھوسی اور پھنسیوں کے علاوہ جھڑتے بالوں کے لیے چائے کے دو چمچے پسے ہوئے نیم کے پتے اچھی طرح لگا کر پندرہ بیس منٹ بعد سر دھونے سے یہ تکلیف دور ہو جاتی ہیں۔ یہ عمل ہفتے میں دو تین مرتبہ کرنا چاہیے۔

بند چوٹ کا علاج

گرنے یا کسی چیز کے لگنے سے بند چوٹ ہو، نیل اور ورم ہو جائے تو ایسی صورت میں متاثرہ مقام پر باریک پسے ہوئے نیم کے تازہ پتوں کو پکا کر اس کا نیم گرم لیپ لگانے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ نیم کے تازہ پتوں کے درمیان گرم اینٹ وغیرہ رکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر سکائی سے بھی یہی کام لیا جا سکتا ہے۔ گرم جوشاندے میں کپڑا بھگو کر پندرہ بیس منٹ سکائی بھی مفید ہوتی ہے۔

ٹانسلز کے لیے

ٹانسلز یعنی گلے کے متورم اور بڑھے ہوئے غدود کے لیے نیم کے پتوں کے جوشاندہ میں تھوڑا سا نمک ملا کر غرارے کرنے سے ورم اور درد دور ہو جاتا ہے۔ یہ عمل ایک دو ماہ کرنے کی صورت میں مستقل فائدہ ہو سکتا ہے۔

ناک کا ورم

سائی نس (Sinus) کے لیے یہی نیم گرم نمکین پانی وضو کی طرف ناک میں چڑھانے سے رفتہ رفتہ ورم دور ہو جاتا ہے اور ناک کے تکلیف دہ اور غیر یقینی آپریشن کی ضرورت بھی ٹل سکتی ہے۔

چُنوں کا علاج

جن بچوں کے پاخانے کی جگہ کے اندر باریک کیڑے ہو جاتے ہیں وہ مقامی خارش کی وجہ سے سخت بے چین رہتے ہیں۔ اس کی ایک خاص علامت بچوں کا بار بار ناک کھجلانا ہے۔ اس کے لیے نیم خشک پتوں کا سفوف مقامی طور پر لگانا مفید ثابت ہوتا ہے۔

داخلی استعمال

نیم دوائی خواص کے اعتبار سے کاسر ریاح، مخرج بلغم، مصفی خون اور کیڑے مار ہوتا ہے۔ ۳ گرام سے ۶ گرام اس کے تازہ پتوں کا رس تھوڑا نمک ملا کر پلانے سے آنتوں کے کیڑے نکل جاتے ہیں۔

جلدی امراض میں ۵۰ گرام رس میں دس دس گرام ہڑ کا سفوف اور اصل گھی یا روغن بادام ملا کر پلایا جاتا ہے۔

یرقان

یعنی پیلیا کی شکایت کے لیے نیم کے تازہ پتوں کا دس بارہ گرام رس پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ٹانک اور مصفی خون

نیم کے ۵۰ گرام تازہ پتوں کا جوشاندہ ایک بہترین نباتی ٹانک اور مصفی خون ثابت ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے پرانے ملیریائی بخاروں کا علاج بھی ہوسکتا ہے، کیوں کہ یہ دراصل جگر کی اصلاح کر کے ملیریا کے جراثیم کا خاتمہ کرتا ہے۔

پیشاب آور

نیم کا جوشاندہ پیشاب اور حیض کھل کر لاتا ہے۔

گٹھیا کے لیے

افریقہ میں اسے گٹھیا کی شکایت کے لیے بہت مفید پایا گیا ہے۔

مثانے کے غدود کا ورم

افریقہ میں نیم پر ہونے والی تحقیق کے مطابق اس کے پتوں اور چھال کا ست پروسٹیٹ کے ورم کو دور کرتا ہے۔ وہاں اسے اسپرین کی طرح بخار دور کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

نیم کی چھال

یوں تو اس کے تمام حصے مفید ہوتے ہیں لیکن اس کی چھال سب سے اہم اور مفید ہوتی ہے۔ یہ ایک کڑوی، مقوی، مصفی خون، قابض، دافع بخار و تشنج، کرم کش اور محرک دوا تسلیم کی جاتی ہے۔ چھال کا جوشاندہ اور لیپ بھی جلدی امراض، جگر کی خرابی، گندے زخموں، یرقان کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ رات چرائتہ اور تھوڑی سی پسی ہوئی کالی مرچ کے ساتھ چھال کا بھگویا ہوا پانی جاڑے بخار کی مقبول دیہاتی دوا ہے۔

سفید پلو کے لیے

نیم اور ببول کی چھال کا جوشاندہ سیلان الرحم (سفید پلو) کے لیے ڈوش کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے پھپوندی اور خمیر (ایسٹ) کی وجہ سے ہونے والی اس شکایت کو خاص طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے اس تکلیف کے ازالے کے علاوہ جسم کے ڈھیلے پن کی شکایت بھی دور ہوتی ہے۔

کیچوؤں کے لیے

آنتوں کے کیچوے خارج کرنے کے لیے تازہ چھال کا جوشاندہ یا خشک چھال کا سفوف رات دے کر صبح دست آور دوا دینے سے کیچوے خارج ہو جاتے ہیں۔

ہسٹیریا کے لیے

جڑ کی چھال کا جوشاندہ ہسٹیریا (باؤ گولہ) کے لیے مفید بتایا جاتا ہے۔

چھال کا تیل

یہ کرم کش ہوتا ہے۔ سوجے ہوئے جوڑوں پر ملا جاتا ہے۔ پتوں کے تیل میں بھی یہ خاصیت ہوتی ہے۔ چھال اور پتوں کو باریک پیس کر گولا سا بنا کر دھیمی آنچ پر تیل میں کوئلہ کر کے ٹھنڈا ہونے پر خوب گھوٹ کر چھان کر استعمال کرتے ہیں۔ سر کے زخم، پھوڑوں اور استرے کے زخموں کے لیے بھی یہ تیل مفید ہوتا ہے۔

نیم کا گوند

ببول اور دوسرے درختوں کی طرح اس کے تنے پر بھی جگہ جگہ سے گوند نکل کر جم جاتا ہے۔ یہ اگرچہ کڑوا ہوتا ہے، لیکن محرک اور مقوی ہوتا ہے۔ اسے نزلے زکام اور عام کمزوری میں مختلف طریقوں سے کھلایا جاتا ہے۔

نیم کا شہد

نیم کے جنگل یا درختوں میں لگے چھتوں سے حاصل ہونے والا شہد بھی تلخ ہوتا ہے، لیکن یہ بھی مقوی اور مصفی خون ثابت ہوتا ہے۔

نیم کی مسواک اور منجن

اس کی نرم شاخیں صدیوں سے بہترین مسواک کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں۔ اس سے سوڑے مضبوط ہوتے ہیں، منہ کی گندگی دور ہوتی ہے۔ آیورویدک کے مطابق اس کے مسلسل استعمال سے منہ سے خوشبو آنے لگتی ہے۔ ہندوستان کے کئی دواساز ادارے نیم ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ پاؤڈر بنا کر قیمتی زرمبادلہ کما رہے ہیں۔

نیم کے خشک پتوں کو پیس کر اس میں نمک، کافور اور پھٹکری ملا کر بہترین نیم ٹوتھ پاؤڈر بنایا جا سکتا ہے۔

ان کے علاوہ نیم کے تازہ یا خشک پھول، معدے کی کمزوری اور عام کمزوری کے لیے رات بھگو کر صبح چھان کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

نبولی یعنی نیم کا پھل بواسیر کے لیے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس کا مغز تنہا یا دوسری دواؤں کے ساتھ کھانے سے بواسیر کے علاوہ پیشاب کے امراض یا پیٹ کے کیڑوں اور جذام تک کو فائدہ ہوسکتا ہے۔

پتھر اور نگینے
قسط 3

خصوصیت اور اسراریت

اوپل

یہ سفید رنگ کا دودھیا پتھر ہے۔ جسے اوپلو، انگریزی میں اوپل Opal اور عربی میں حجر الابیض کہتے ہیں۔ اس میں مختلف خوب صورت رنگ کے معمولی نشانات اور ستاروں کی طرح گہری چمک دکھائی دیتی ہے۔ مزاج خوش اور بشاش رکھنے میں اچھا پتھر ہے۔ اس کو پہننے سے طبیعت میں سادگی اور سنجیدگی پیدا ہوتی ہے۔ تجارت کی طرف رجحان پیدا کرتا ہے۔ محبت کرنے والوں کے لیے خوش قسمتی کا باعث ہے۔ ازدواجی زندگی میں یہ پتھر خاص طور پر معاون ہے۔ اس پتھر میں اچھی خواہشات کی علامت پائی جاتی ہے۔ اوپل جس قدر خوب صورت ہے، یہ اتنا ہی ناپائیدار ہے۔ اس کی زندگی غیر یقینی ہے۔ ذرا سی چوٹ سے بھی ٹوٹ جاتا ہے یا دراڑ پڑ جاتی ہے۔ تیز دھوپ، ہلکی گرمی بھی اس کے لیے بعض اوقات نقصان کا سبب بنتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں سختی نہیں ہے۔ اسے پہننے کے لیے بہت احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ اوپل کو اس کی رنگت کی بنیاد پر چار قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ کالا، سفید، آتشی اور آبی اوپل۔

ان مندرجہ بالا چار اقسام کے علاوہ اور بہت سی اقسام کے اوپل پائے جاتے ہیں اور مختلف قسموں کی مناسبت سے ان کے نام بھی مختلف ہیں۔ یہ پتھر زیادہ گرمی سے چٹخ جاتا ہے۔ اس کے لیے بہتر ہے کہ اسے کبھی کبھار رات کو پانی میں ڈال کر رکھ دیں اور صبح نکال لیں۔ اس سے اس کی زندگی میں اضافہ ہوگا اس پتھر کو پانی کی طلب زیادہ ہوتی ہے۔ اوپل کے بارے میں بہت سی روایات مشہور ہیں۔ مختلف رنگوں کو خوش قسمتی اور بدقسمتی کے لیے تصور کیا جاتا ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود اس پتھر کو آج بڑی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔

رداکھ

عقیق کی قسم کا یہ پتھر سرخ، براؤن اور پیلے رنگ میں مشہور ہے۔ اس پتھر کو سنسکرت میں رداکھ، انگریزی میں کارنیلائن اور عربی میں سارو کہتے ہیں۔ یہ گلابی، کالا، سفید اور نیلے رنگ میں بھی ہوتا ہے مگر ان تمام رنگوں میں پیلے رنگ کی آمیزش ہوتی ہے۔

خصوصیات

اس پتھر کا مزاج خشک سرد ہے۔ مرگی کے عارضے میں گلے میں لٹکائیں۔ بھوت پریت اور بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ مقدمات میں کامیابی کے لیے مفید ہے۔ اس پر تعویذ اور طلسم بھی کندہ کیے جاتے ہیں۔

یہ پتھر مرض برص میں مفید ہے۔ نکسیر ختم کرتا ہے۔ پھوڑے میں سے تمام گندہ مواد خارج کر کے مکمل علاج بہم پہنچاتا ہے۔ لمبی عمر اور صحت مند زندگی کے لیے اس کو پہننا چاہیے۔

بلڈ اسٹون

اس پتھر کا رنگ سبز ہوتا ہے اور اس پر خون کے دھبے ہوتے ہیں جیسے اس پر تازہ خون گرایا گیا ہو۔ اس مناسبت سے اس کو بلڈ اسٹون کہتے ہیں۔ عربی زبان میں اس کو حجر الدم بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پتھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے۔ جس وقت آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا تو اس صلیب کے نیچے سے یہ پتھر ملا تھا۔ جس پر خون کے قطرے گرے ہوئے تھے۔ بلڈ اسٹون کی شکل اس پتھر کی مانند ہوتی ہے۔ عیسائی اس پتھر کی صلیب بنا کر تعویذ کی طرح پہنتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجسمے بھی اس پتھر سے تراشے جاتے ہیں۔

ماہر فلکیات کے مطابق سورج گرہن کے اثرات اس پتھر پر ظاہر

ہوتے ہیں بلکہ اس پتھر میں سورج گرہن نظر بھی آ سکتا ہے۔

یہ خون آلودہ چھینٹوں والا گہرے سبز رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ایک پتھر سرخ قسم کا بھی ہوتا ہے۔لیکن آج کل وہ بہت کم ملتا ہے، بلکہ نایاب ہے۔

خصوصیات

اس پتھر کو پہننے والا دلیر، جری اور بہادر ہوتا ہے۔ میدان جنگ میں پہننے والا حفاظت میں رہتا ہے۔اس پتھر کو پہننے سے ہر قسم کا خوف دور ہو جاتا ہے۔محبت میں کامیابی کی دلیل ہے۔اس پتھر پر نقش کندہ کروا کے بطور تعویذ استعمال کرنے والا ہر بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔

دوران خون کو درست رکھتا ہے۔خون کو پتلا رکھتا ہے۔گاڑھا اور منجمد نہیں ہونے دیتا۔ناسور معدہ کے لیے اکسیر ہے۔جریان خون کو روکتا ہے۔ معدے کو تقویت دیتا ہے۔

یہ پتھر (بلڈ اسٹون یا حجر الدم) افریقہ، برازیل، پاکستان اور مصر میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں اس پتھر کے بہت ذخائر ہیں۔

حجر عقابی

یہ پتھر عقاب پرندہ کے آشیانے سے دستیاب ہوتا ہے۔اس پتھر کو متحرک کرنے سے کھٹ کھٹاہٹ کی آواز سنائی دیتی ہے لیکن اس کو توڑنے پر اندر سے کچھ برآمد نہیں ہوتا۔عقاب جب انڈوں پر بیٹھا ہوتا ہے، کوئی شخص اگر اس کے آشیانے کی طرف رخ کرتا ہے تو یہ پرندہ اسی پتھر کے سنگریزوں کو اپنی چونچ سے آدمی کی طرف پھینکتا ہے (گویا پتھر مارتا ہے)۔اس کی شکل اور بناوٹ املی سے مشابہ ہوتی ہے۔

خصوصیات

اس پتھر کو زیر زبان رکھ کر مخالف شخص سے گفتگو میں فتح حاصل ہوتی ہے۔ یہ آشیانہ کرگس میں بھی دستیاب ہوتا ہے۔اس کے اثرات میں یہ خاص خوبی ہے کہ دردزہ میں سنگ عقابی مشکلات کے لیے بھی پہننا بہتر ہے۔

حجر السیم

اس کو سنگ سیم بھی کہتے ہیں۔اس کا رنگ، ذرا سبزی اور سفیدی مائل ہوتا ہے لیکن بعض کا رنگ گہرا رہتا ہے۔اس کی چمک بلوری سخت قسم کا پتھر ہے۔سنگ جیڈ کی ایک قسم ہے۔اس پتھر کو قدرت نے یہ صفت عطا کی ہے کہ کسی شخص کے پاس اگر زہر ہو اور وہ شخص اس پتھر کے قریب ہو جائے تو یہ پتھر حرکت میں آ جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس کی بڑی قدر و قیمت تھی۔ بادشاہوں کے دسترخوان یا بازو بند میں رہتا تھا۔اب یہ نایاب ہے۔وزیر نظام الملک حسن بن علی نے سیر الملوک میں تحریر کیا ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک روز کہا "میری سلطنت حضرت سلیمان علیہ السلام سے کم نہیں۔میرے پاس جس قدر مال اور ہتھیار ہیں، وہ کسی بادشاہ کو نصیب نہیں ہوئے"۔اس وقت حاضرین دربار میں سے ایک شخص نے بادشاہ سے عرض کیا کہ "میرے پاس ایک ایسی نایاب اور نادر چیز محفوظ ہے جو فرمانروا کے پاس نہیں"۔بادشاہ نے کہا "وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جو میرے پاس نہیں؟"

اس شخص نے حجر السیم کا تذکرہ کیا اور کہا کہ "قدرت نے اس پتھر میں یہ خاص صفت اور اثر عطا کیا ہے"۔بادشاہ نے اس پتھر کا تجربہ کیا اور اپنے غرور کے الفاظ پر نادم ہو کر حجر السیم کو اس شخص سے خرید لیا۔زمانہ قدیم میں اس کے برتن تیار کیے جاتے تھے۔چین کے علاقے میں دستیاب ہے۔

حجر الشمس

اس کو انگریزی میں سن اسٹون کہتے ہیں جبکہ اس کے مختلف نام میلے کٹ، میلے اسٹون پروفری، اڈولیریا ہیں۔اس کا رنگ سفیدی مائل ذرا بھورا، چمک میں بلور سے ملتا جلتا ہے۔

خصوصیات

یہ پتھر چاندنی کو اپنے میں جذب کرتا ہے۔اس کی انگوٹھی جنون اور خفقان میں مفید ہے۔کمر میں باندھنے سے خوف ڈر دفع کرتا ہے۔حکمائے

سابقین نے لکھا ہے کہ اس پتھر کو درخت خرما میں باندھنے سے پھل زیادہ آتے ہیں۔

حجر الصفر

ارسطو نے اس پتھر کی خصوصیت میں لکھا ہے کہ اس کو اپنے پاس رکھنے سے مطلوب تابع ہوتا ہے جب تک یہ پتھر پاس رہے گا۔ مطلوب جدا نہ ہوگا، یہ خلوص اور محبت بڑھاتا ہے۔

حجر الاحمر

یہ پتھر سرخ رنگ کا چمکدار ہوتا ہے لیکن اس کے تراشنے میں اس کا برادہ سفید رنگ کا ہو تو اس پتھر کی انگوٹھی استعمال کرنے والا ہر کام میں کامیاب رہتا ہے۔ اگر سیاہ برادے والا نگینہ استعمال میں لایا جائے تو گم شدہ چیز جلد حاصل ہوتی ہے۔

خصوصیات

زرد رنگ کے برادے والا نگینہ بازو پر باندھنے سے خلق خدا کی نگاہوں میں عزیز رہتا ہے اور عزت بڑھتی ہے۔ سبز رنگ کے برادے والی نگینہ کی انگوٹھی کا استعمال دشمن کے حملے کو دفع کرتا ہے۔

موتی

موتی سمندر سے سیپ کے پیٹ میں پیدا ہو کر نکلتا ہے اسے دوسرے پتھروں کی طرح تراشا نہیں جا سکتا۔ بلکہ قدرتی تراش خراش اور بے داغ و چمکدار ہوتا ہے۔ اسے فارسی میں مروارید، عربی میں لولو کہتے ہیں۔ جو موتی انتہائی خوب صورت و صاف اور بغیر آمیزش کا ہو، اس کو در خوشاب کہتے ہیں۔ یہ خشخاش کے دانوں سے لے کر کبوتر کے انڈوں کے برابر تک ہوتا ہے۔ سمندری موتی عمدہ اور معیاری ہوتا ہے۔ میٹھے پانی کا موتی بہترین نہیں ہوتا۔

انسان چھ ہزار سال سے اپنی زیبائش کے لیے موتی استعمال کر رہا ہے۔ موتیوں کی تلاش میں غوطہ خوری کی تاریخ بہت ہی قدیم ہے۔ اس کی عزت اور قدر زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہے۔ پرل، رنگ میں سفید آبدار مثل دودھ عمدہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہلکا گلابی، سیاہی مائل، بھورا اور خاکی بھی ہوتے ہیں۔ قیمتی اور گوہری چمکدار ہوتا ہے۔ اس کی شکل گول یا صراحی دار ہوتی ہے۔ اس موتی سے مراد سچا موتی ہے۔ عمدہ موتی کو معتدل جگہ پر رکھنا بہتر رہتا ہے۔ ہر چھ ماہ بعد ہوا دینا ضروری ہے۔ اصلی موتی میں دھنک (قوس و قزح) کی طرح ہلکے رنگ جھلکتے محسوس ہوتے ہیں۔ سرکہ و نوشادر میں گھل جاتا ہے سچے موتی کو اصلی شراب کاٹ دیتی ہے لیکن اس کے لیے کئی ہفتے درکار ہوتے ہیں۔ مزا اس کا پھیکا، مزاج سرد و خشک ہے۔

واضح رہے کہ آفتاب جس زمانہ میں برج حمل میں رہتا ہے۔ اس زمانے کی بارش کو آب نسیاں کہتے ہیں۔ یہ کیڑا آب نسیاں کا قطرہ لے کر پانی کی تہہ میں چلا جاتا ہے۔ اس بارش کے پانی کا موتی عمدہ رہتا ہے۔

سیاہ رنگ کا موتی جوہریوں میں کاکاہاس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ہلکا سیاہ اور سرخی مائل بھی ہوتا ہے۔ نظر بد اور دفع مرض بطور لاکٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ اصلی موتی کا رنگ بدبودار اور خراب پسینے، چربی اور دھوئیں سے خراب ہو جاتا ہے۔ ارسطو کا کہنا ہے کہ اس کے استعمال کرنے والے کی شادی کامیاب رہتی ہے اور زندگی خوشگوار بسر ہوتی ہے۔

موتی مزاج میں پارسائی پیدا کرتا ہے۔ مقوی روح ہے، اس کا اثر تمام جسم میں سرایت کر کے صبر و استقلال پیدا کرتا ہے۔ جسم کو قوت دیتا ہے، مفرح ہے، وہم و خفقان کو دفع کرتا ہے۔ سرمئی موتی صرف آنکھ کے لیے بہترین رہتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھ کی سفیدی اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔ زمانہ شاہی میں اس کا چونا پان میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کا کشتہ مقوی قلب و مقوی دل و دماغ ہے۔ کشتہ کو قدرے معمولی طور پر شربت بنا کر پیا جائے تو آنکھ سے پانی بہنے کو بند کرتا ہے۔ موتی کو ریزہ ریزہ کر کے چالیس روز تک شیر خوار بچے کو کھلانے سے بچہ خسرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ عرق گلاب میں اس کا سفوف حل کر کے چہرے پر ملنے سے چہرہ روشن رہتا ہے۔

بادامی شکل کے موتی خوب صورت ہوتے ہیں۔ ان کو ہار یا مالا کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اب نایاب ہوتے جا رہے ہیں۔ بعض داغدار موتیوں کا خراب حصہ کاٹ کر کلپ، بروچ اور انگوٹھی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ طبی طریقہ سے منہ سے خون آنے کو بند کر دیتا ہے۔ دافع امراض جگر و بواسیر اور دل و گردہ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مرجان کے ساتھ موتی کو اپنی خاص نعمتوں میں شمار کیا ہے۔ موتی جنت کی نعمت ہے۔

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ باب تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ایک مرتبہ حضرت جبرائیل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرمائے تھے کہ حضرت خدیجہ تشریف لائیں تو حضرت جبرائیل نے فرمایا کہ ان کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت سنا دیجیے، جو موتی کا ہوگا"۔

نیلم

نیلم کو اعلیٰ درجے کے جواہرات میں شمار کیا جاتا ہے۔ نیلے رنگ کے اس بیش قیمت پتھر کو فارسی میں یاقوت، کبود، سنسکرت میں سوری تن، انگریزی میں سیفائر Sapphire اور ہندی میں نیلم کہتے ہیں۔ اس کا مزا پھیکا، مزاج سرد وخشک ہے۔ جسم و آنکھ کو طاقت دیتا ہے۔ ملین طبع ہے اس کی انگوٹھی جسم کو جلدی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس کا نیلا رنگ علامت وخلق حسنہ پیدا کرتا ہے۔ زردی مائل نیلا اور کبود رنگ لیکن مثل مور کی گردن کا نیلا رنگ کا اچھا اور قیمتی ہوتا ہے۔ ہر شخص کے موافق نہیں آتا، جس کی موافقت کرتا ہے اس کو ترقی اور مالا مال کر دیتا ہے۔ ورنہ سخت نقصان پہنچاتا ہے۔

احتیاط

نیلم اور اوپل کی خاصیت تقریباً ایک جیسی ہے۔ یہ پتھر اگر کسی کو راس نہ آئے تو اسے کسی بھی صورت میں نہیں پہننا چاہیے، کیونکہ راس نہ آنے کی صورت میں اس پتھر کے پاس سوائے بربادی اور تباہی کے کچھ نہیں۔ یہ پتھر دنوں میں شاہ سے گدا بنا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ تختہ دار تک لے جاتا ہے۔ کوئی بھی عیب دار نگینہ پہننے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ جوہر شناسوں کے تجربہ اور نظر میں یہ ایک بدشگونی کی علامت ہے۔ اسی طرح عیب دار نیلم پہننے سے مندرجہ ذیل حقائق کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

1- سفید داغ والا نیلم جلا وطنی کا موجب بن سکتا ہے۔

2- جس نیلم کے اندر پتھر کا علیحدہ ٹکڑا نظر آئے، وہ کسی حادثہ میں موت کا سبب بن سکتا ہے۔

3- جھائیوں والا اور چٹخا ہوا نیلم پہننے والا جانوروں اور درندوں کی خوارک بن سکتا ہے۔

4- وہ نیلم جس کا رنگ ایک جگہ بالکل شیشے کی مانند سفید اور دوسری جگہ کوئی ہیرا رنگ ہو، تو باعث مقدمہ بازی ہے۔

5- جس نیلم کے اوپر والے حصہ میں بادل کی سی چمک ہو، وہ دولت اور عمر کا دشمن ہے۔

6- بدرنگ (ایک سے زیادہ رنگوں والا نیلم) پہننے سے انسان غصیلا، جھگڑالو ہو جاتا ہے۔

7- نیلم میں کسی جگہ نیلے رنگ کی زیادتی یا دودھیا پن کاروبار میں نقصان کی علامت ہے۔

8- ریشے یا دھبے والا نیلم باعث ذلت وخواری ہے۔

9- نیالے رنگ کا نیلم دائمی امراض پیدا کرتا ہے۔

خصوصیات

عام طور پر تین رتی سے زیادہ وزن کا نگینہ زود اثر ہوتا ہے۔ اس نگینے کی انگوٹھی، پہننے والے کے مزاج میں سختی پیدا کرتی ہے۔ کمزور آدمی خود میں قوت اور طاقت محسوس کرتا ہے۔ جفاکشی اور کام کی طرف طبیعت راغب ہوتی ہے۔ صاحب انگشتری کو اپنی شہرت بہت عزیز رہتی ہے۔ یہ پتھر صحت اور تندرستی رکھنے میں بڑا معاون خیال کیا جاتا ہے۔ دلی تمناؤں میں معاون اور محبت بڑھاتا ہے۔

حکیم افلاطون نے لکھا ہے کہ نیلگون نیلم استعمال کرنے سے دوستوں کی نگاہ میں انسان عزیز رہتا ہے۔ ہمت وحوصلہ بڑھتا ہے اور آسمانی رنگ کا نیلم کسی فن میں کامل کرتا ہے۔ نیلم پہننے سے ہر مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ عزت، شہرت اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ آئیڈیل محبوب کے حصول میں مدد ومعاون ہے۔ یہ نگینہ پہننے والے کے علاوہ اس کی اولاد پر بھی اثر ڈالتا ہے اور ان کی قدر ومنزلت بڑھاتا ہے۔ تحمل، سکون، بربادی، ثابت قدمی اور بلند حوصلگی پیدا کرتا ہے۔ شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

طبی نقطہ نگاہ سے، نیلم کا سرمہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں سے نجات دلاتا ہے اور بصارت کو تیز کرتا ہے اس کا کشتہ زہر کے لیے

تریاق ہے۔ دافع آسیب ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے اور ان کی تمام بیماریوں کے لیے اکسیر ہے۔ خون کی تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ نکسیر پھوٹنے سے روکتا ہے۔ بخار کی شدت کو کم کرتا ہے۔

تاریخی حیثیت

1- حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک تخت نیلم کا تھا۔

2- حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو دس احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیے گئے، نیلم کی سلوں پر کندہ کیے گئے۔

3- ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی پر اس کے تاج کی زینت بنا اور ملک کو راس آیا۔

4- واٹرلو کی جنگ میں نپولین کی شکست کا باعث بنا۔

5- برطانیہ کے نیشنل میوزیم میں گوتم بدھ کا ایک مجسمہ ہے جو نیلم سے تراشا ہوا ہے۔

6- پیرس کے عجائب گھر لودر میں ۹۱۳ قیراط وزنی کشتی رنگ کا نیلم جو برما سے برآمد ہوا تھا، موجود ہے۔

7- امریکہ کے نیشنل میوزیم میں ۵۶۴ قیراط وزنی نایاب نیلم موجود ہے۔

نیلم سیلون، لنکا، برما، سیام اور آسٹریلیا سے دستیاب ہوتا ہے۔ اچھے قسم کا نیلم کشمیر میں بھی پایا جاتا ہے۔ لنکا جواہرات کی ایک بڑی منڈی ہے۔ سیام کے جنوبی مشرقی حصے میں بھی نیلم پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی اس کے ذخائر دریافت ہوئے۔ لیکن ابھی اس کے نکالنے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

فیروزہ

روغنی چمک کا مشہور پتھر ہے۔ جواہرات کی دنیا میں دوسرے نمبر پر پائے جانے والے اس نگینہ کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔ زرد خشک مزاج کے اس پتھر کو سنسکرت میں ہیرج، فارسی میں فیروزہ اور انگریزی میں ٹرکوئس اور لڑ کہنا بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سبز اور سبزی مائل ہلکا و گہرا اسفیدی مائل آسمانی رنگ کا ہوتا ہے۔ بعض فیروزے نیلے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ قسم فیروزی رنگ کا ہے۔

پہچان

اس پر تیزاب اثر نہیں کرتا۔ آگ میں پگھلتا نہیں بلکہ رنگت میں تبدیلی ہو

جاتی ہے۔ پختہ اور اچھے فیروزے کا رنگ مستقل قائم رہتا ہے۔ ایسے نگینے کی چمک اور آب زیادہ ہوتی ہے۔ بعض کا رنگ خراب ہو جاتا ہے۔ اس کو کچا فیروزہ کہتے ہیں۔ اس پتھر کے فوائد زیادہ اور نقصان کم ہوتے ہیں۔

خصوصیات

پختہ اور اچھے فیروزہ میں یہ خاص صفت ہے کہ صاف اور اچھی ہوا و فضا میں اس کا رنگ اور صاف ہو جاتا ہے۔ مکدر و خراب ہوا میں رنگ کم رہتا ہے۔ مزاج میں محبت اور ملنساری پیدا کرتا ہے۔ بقول ارسطو اس پتھر کے پہننے سے دل میں رحم اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ سانپ اور بچھو فیروزہ کو دیکھ کر بھاگتے ہیں۔ خوشحالی لاتا ہے، مفلسی اور محتاجی کو بھگاتا ہے۔ دافع بلا ہے۔ کسی آفت یا حادثے سے قبل از وقت آگاہی دلاتا ہے اور فوراً چٹخ جاتا ہے۔ چٹخا ہوا فیروزہ فوراً اتار دینا چاہیے، نہیں تو باعث نحوست ہوگا۔ چٹخا ہوا نگینہ انگلی سے فوراً نکال دینا بہتر ہے۔ ورنہ نقصان اور نحوست پیدا کرتا ہے۔ وہ انگوٹھی جس کا نگینہ گر گیا ہو، قطعی نہ پہننا چاہیے کیونکہ یہ مصیبت اور پریشانی کا سبب بنتی ہے۔

فیروزہ بگڑے کام سنوارتا ہے، بری نظر سے بچاتا ہے۔ ساتھیوں اور احباب میں عزیز رکھتا ہے فیروزہ مفلسی اور محتاجی دور کرتا ہے۔ اس نگینے کو صبح و شام دیکھنے والا خوشی میں زندگی بسر کرتا ہے۔

فیروزہ مفرح، مقوی نظر و معدہ ہے۔ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ امراض دل مثلاً خفقان اختلاج وغیرہ میں فائدہ مند ہے۔ طبی طریقہ میں واضح اسہال و سنگ گردہ، امراض چشم و امراض میں مفید ہے۔ اس کا سرمہ مقوی بصر ہے۔

بازو پر باندھنے سے ڈر اور خوف دور ہوتا ہے۔ دشمن کے مقابلے میں کامیاب کرتا ہے۔ اس پتھر کو گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ افغانستان میں اس کی بڑی قدر ہوتی ہے۔ مشہد میں اس کے تراشنے کے کارخانے ہیں۔ سب سے عمدہ فیروزہ نیشاپور، مشہد، کرمان (ایران) کا مانا گیا ہے۔ یہ پتھر نیپال، تبت، امریکہ اور افغانستان میں بھی پایا جاتا ہے۔

فیروزہ گو بہت مہنگا پتھر نہیں لیکن بازار میں دستیاب فیروزوں کی تعداد خالص فیروزے کی نسل سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ جدید طریقوں سے لیب میں بنائے جاتے ہیں۔

جاری ہے

فیوض العملیات

از قسور حسن میلسی

آج جو میں قاعدہ بیان کر رہا ہوں اس سے آپ کسی بھی آیت قرآنی یا اسماء الحسنیٰ کی زکوٰۃ ادا کر سکتے ہیں۔ ہر سال مارچ میں تحویل آفتاب ہوتا ہے۔ تحویل آفتاب کے وقت کسی بھی آیت کی آپ آسانی سے زکوٰۃ ادا کر سکتے ہیں۔ مطلوبہ آیت یا اسمائے باری تعالیٰ کے اعداد شمسی اور قمری (علیحدہ علیحدہ) نکال لیں۔ پھر اس آیت کے تمام حروف کو ملفوظی کریں۔ پھر ملفوظی حروف کے اعداد بھی ابجد شمسی اور قمری سے علیحدہ کریں۔ اس طرح ہمیں چار قسم کے اعداد حاصل ہو گئے۔

۱۔ اعداد قمری ۳۔ اعداد شمسی

۲۔ اعداد قمری ملفوظی ۴۔ اعداد شمسی ملفوظی

پھر قمری ہر دو قسم مجموعہ اعداد کے حروف بنا کر مکرر "غ" اُڑا دیں۔ حروف کے آگے ائیل لگا دیں۔ یہ موکل بن جائے گا۔ اسی طرح شمسی ہر دو قسم کے اعداد کا مجموعہ کر کے مکرر ''ی'' اڑا دیں۔ اور حروف بنا کر یوش لگا دیں۔ اب قمری مجموعہ اعداد سے ایک مثلث آبی پُر کریں اور پھر شمسی مجموعہ اعداد سے ایک نقش آتشی پُر کریں۔

اس کے بعد عامل اپنا نام مع والدہ کے اعداد قمری سے لے پھر اپنا نام مع والدہ کے اعداد قمری ملفوظی سے لے کر ایک نقش مثلث خاکی پُر کرے۔ اس طرح عامل اپنا نام معہ والدہ کے شمسی اعداد لے اور پھر شمسی ملفوظی اعداد لے کر مثلث بادی پُر کرے۔ اور کل اعداد کا موکل سفلی بنا کر مثلث کے اوپر لکھے۔ موکل بناتے وقت مکرر ''ی'' اڑا دے۔ اس طرح ہم نے چار طبائع کے نقش پُر کرنے ہیں۔ اب تحویل آفتاب سے پہلے ایک پرندہ اڑنے والا پکڑ لیں۔ اب آپ نے آیات مقدسہ سے چاروں نقش بھر لئے۔ عین تحویل آفتاب کے وقت پہلے غسل کر کے معطر ہو کر اور قبلہ رو ہو کر مشک و زعفران سے چاروں نقش بھریں۔ پاؤ بھر شیرینی پر فاتحہ دیں۔ اور دعا کرے کہ الٰہی میری یہ زکوٰۃ قبول فرما۔

۱۔ پھر آبی نقش کو آٹے میں لپیٹ کر دریا میں بہادیں۔

۲۔ خاکی کو پاک زمین میں یا قبر میں دفن کر دیں۔

۳۔ بادی کو دھاگہ باندھ کر پرندہ کے گلے میں ڈال کر اُڑا دیں۔

۴۔ آتشی کو اپنے پاس رکھیں۔ یہ کام تین گھنٹے کے اندر اندر کر لیں۔

دوسرے دن آیت پاک روزانہ ۱۰۱ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھیں۔ آپ اس آیت کے عامل ہو جائیں گے۔ اس آیت کو روزانہ ۱۱ بار بطور مداومت پڑھتے رہیں۔

مثال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم = عدد قمری	۷۸۶
ملفوظی	۱۵۵۳
میزان	۲۳۳۹

حروف ط ل ش غ غ

مکرر غین اڑا دیں۔ موکل طلشغیل

مثلث آبی

بسم طلشغیل اللہ

۷۷۶	۷۸۲	۷۸۱
۷۸۴	۷۸۰	۷۷۵
۷۷۹	۷۷۷	۷۸۳

الرحیم الرحمٰن

عامل نام معہ والدہ قمری	۵۶۵
ملفوظی اعداد	۳۲۷۶
میزان	۳۸۴۱

حروف ا م ض غ غ غ

مکرر غین اڑا دیں۔ موکل = امضغیل

مثلث خاکی

بسم امضغیل اللہ

١٢٧٧	١٢٨٥	١٢٨٠
١٢٨٣	١٢٨١	١٢٧٨
١٢٨٢	١٢٧٦	١٢٨٤

الرحیم الرحمٰن

اعداد شمسی آیت پاک	٦٣٦٧
شمسی ملفوظی	١٨٩٨٠
میزان	٢٥٣٣٧

حروف: خ ش ک ی

مکرر ی اڑا دیے۔ موکل = خشکیوش

مثلث آتشی

بسم خشکیوش اللہ

٨٣٨٣	٨٣٧٨	٨٣٨٦
٨٣٨٥	٨٣٨٣	٨٣٨٠
٨٣٧٩	٨٣٨٧	٨٣٨٢

الرحیم الرحمٰن

اعداد شمسی عامل نام معہ والدہ	٢٥٧٦
شمسی ملفوظی	٦٠٩٦
میزان	٨٦٦٢

ب ط م ی

مکرری اڑا دیے۔ موکل = بطمیوش

مثلث بادی

بسم بطمیوش اللہ

٢٨٨٩	٢٨٩٠	٢٨٨٣
٢٨٨٣	٢٨٨٨	٢٨٩٢
٢٨٩١	٢٨٨٥	٢٨٨٧

الرحیم الرحمٰن

===============

آیت الکرسی با موکل

از تحریر: آغا حسین احمد عامل، احمد پور شرقیہ۔

اَللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّوْم ٥ عَزَمَت عَلَیکُم وَ اَقسَمتُ عَلَیکُم برب المَلائکۃِ المُقَرَّ بینَ اَجب یَا جبرائیلُ یَا کَمائیلُ سَامِعاً مطیعاً بِحَقِّ لَا تَاخُذُہ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوم، لَہ، مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ ٥ عزمت عَلَیکُم واقسمت علیکم بِرَبِّ المَلا ئکۃِ المُقَرَّ بَینَ اَجب یا اسرَافیلُ یَا کَرَ ائیلُ یَا تَنکفیلُ سَامعاً مُطیعاً بِحَقِ مَن ذ الَّذی یَشفَعُ عِندَہ، اِلَّا بِاِذنِہ عَزَمتُ عَلیکُم وَ اَقسَمتُ عَلیکُم بربّ المَلائکۃ المُقَرَّ بِین اَجب یَا مِیکائیلُ یَا حَربائیلُ یا نائیلُ یَا تُمقَا ئیلَ سَامعاً مطیعاً بِحقّ یَعلمُ مَا بَینَ اَیدِیھِم وَ مَا خَلفھم عَزَمتُ عَلَیکُم وَ اَقسَمتُ عَلَیکُم بحق برَبّ الملائکۃِ المُقَرَّ بِینَ اَجب یَا شَوَرائیلُ یَا سَا مَا ئِیلُ یَا اَحمَا ئیلِ سَامِعاً مُطیعاً بِحَقّ وَ لَا یُحِیطُونَ بَشیءٍ مِن عِلمِہ ٥ عَزَمَت عَلیکُم وَ اَقسَمتُ عَلَیکُم برَبّ المَلائِکۃ المقَرَّ بینَ اَجب یَا مِیکَا ئیلُ یَا حَفلا ئِیلُ یَا طَوطائیلُ یَا مُوطا ئیلُ سَامِعاً مُطِیعاً بِحَق اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الاَرضِ وَ لَا یَؤدُہٗ حِفظُھمَا وَھُوالعلیُّ العَظِیم ٥ عَزَمتُ عَلیکُم وَ اَقسَمتُ عَلَیکُم بِرَبّ المَلائِکۃُ المُقَرَّ بِینَ اَجب یَا بِرتَا ئیلُ یَا تَرتَا ئیلُ یَا ھَربَا ئیلُ سَامعاً مُطِیعاً بِحَقّ اسمُ الاعظَمُ اَن تَقضَی حَاجَتَنا بِرَحمتکَ یَا اَرحَمُ الرَّحِمِین٥ اول آخر درود پاک ۱۱ مرتبہ ورد کریں۔

زبردست ترین حصار ہے ارواح مخفی کے عاملین کے لئے از حد ضروری ہے۔ اس حصار کے بعد عامل حاضرات کو حاضر کر کے جو مناسب حکم دیں وہ بجا لائیں گے۔ اور سرتابی کی جرأت نہیں کر سکتے۔ عامل حضرات کے لئے بیش بہا خزانہ ہے۔ اور کرم فرماؤں کے لئے حفظ و امان تحفظ از سحر جادو ٹونہ نظر بد آسیب، سایہ جنات نحوست اعداد و سیارگان سے بچاؤ کے لئے بہترین ڈھال ہے۔ لوح بنوا کر گھر میں لٹکائیں یا ورد کریں۔ لوح خالد اسحٰق راٹھور سے تیار کرائیں۔ ورد کی اجازت عام ہے۔ اول و آخر درود پاک ۱۱ بار درمیان میں ۲۱ بار روزانہ عشاء کو ۴۰ یوم تک مسلسل ورد کریں۔

ورد کے لئے پاک و صاف جگہ مسجد یا گھر کے کمرے کا کونہ مقرر کریں۔

دوران ورد کچا پیاز' کچا ٹماٹر' سلاد' اچار اور چٹنی نہ کھائیں۔ سچ بولیں اور رزق حلال کھائیں اور کمائیں۔ فواحشات سے اجتناب کریں۔ ۴۰ یوم کے تکمیل ورد کے بعد آپ آیت الکرسی باموکل کے عامل ہوں گے۔ میری طرف سے ہر مسلم بہن بھائی کو ورد کی اجازت ہے۔

بعدہ' ہر مشکل کی آسانی اور ہر مرض سے شفایابی اور حفظ وامان کے لئے سائل پر ۱۱ بار ورد کر کے دم کر دیں۔ اور زعفران سے لکھ کر پلیٹ کر تعویذ بنا کر چاندی کی پتری میں بند کر کے سائل کے گلے میں پہنا دیں۔ سبز ریشمی ڈوری یا چاندی کی زنجیر میں ڈلوائیں۔ دوران ورد ایک عدد اگربتی سیون ان ون ضرور سلگائیں۔

مختصر فوائد آیت الکرسی

ا۔ آغاز سفر میں ۱۱ بار پڑھیں۔ سفر بخیر تمام ہوگا۔
۲۔ درد چشم یا آشوب چشم یا دردسر' شقیقہ والے پر ۱۱ بار پڑھیں۔ شفا ہو
۳۔ حافظہ کی تیزی اور ذہنی آسودگی کے لئے ۱۱ بار ورد کر کے پانی پر دم کر کے پی لیں۔
۴۔ زعفران سے لکھ کر بازو بند بنا کر دائیں بازو پر باندھ کر جائیں' عزت و وقار حاصل ہوگا۔
۵۔ بے اولاد یا اولاد نرینہ کے لئے ۴۰ یوم تک ایک انار شیریں پر ۱۱ بار دم کر کے ایک انار روزانہ کھلائیں۔ حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا۔
۶۔ آیت الکرسی کی پہلی آیت واضح اسم اعظم ہے۔
۷۔ نور چشم کے لیے سرمہ پر ۱۱ بار دم کر کے آنکھ پر لگائیں۔
۸۔ غروب آفتاب کے وقت ۴۱ بار پڑھیں تو حاجت پوری ہوگی۔

===============

عمل غائبانہ موکل

ملازم حسین اسلام آباد

اس عمل میں موکل ہر وقت غائبانہ حاضر رہتے ہیں۔ لیکن عامل کو نظر نہیں آتے دوسرا اس کا عامل جس سائل کے لئے جو ترکیب کریں یا تعویذ دیں بہت فائدہ ہوتا ہے اور عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

مُدت:

ایک چلہ (چالیس روز)

حصار:

درود ابراہیمی ۳ بار
آیت الکرسی ۳ بار
چاروں قل شریف ایک ایک بار

پرھیز:

عورت یعنی جماع سے پرہیز کریں۔

ترکیب:

نوچندی جمعرات سے بعد از نماز عشاء ایک وقت مقررہ کر کے عمل شروع کریں۔ کمرہ بالکل علیحدہ ہو۔ دوران عمل کمرے میں اندھیرا رہے گا۔ (لائیٹ وغیرہ نہیں جلانی ہے) ایک شیشی میں سرسوں کا تیل ڈال کر حصار کے اندر رکھ لیں۔ روزانہ عمل ختم کر کے شیشی پر دم کرنا ہے۔ پھر اس تیل سے جسم پر مالش کرنی ہے۔ ورنہ رُجعت ہوگی۔ تیل کم ہو جائے تو پھر شیشی بھر لیں۔

عمل کے دوران موکل حاضر ہو سکتا ہے ورنہ خواب میں بشارت ہوا کرے گی۔ عالم خواب یا عالم بیداری میں جو کچھ نظر آئے اس کا ذکر کسی دوسرے سے ہرگز نہ کریں ورنہ نقصان ہوگا۔

عمل یہ ھے:

اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف۔ درود شریف یہ پڑھیں۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَّبِعَدَدِ کُلِّ اِمْرَاضٍ وَّشِفَاءٍ اور درمیان میں یہ عمل پڑھیں۔
یَا خَبِیْرُ یَا عَلِیْمُ ۵۰۰ بار اور یَا جَبَّارُ ۱۱۱۱ بار (اس میں اول و آخر درود شریف نہیں پڑھنا ہے)

لوحِ مریخ / لوحِ تحفظ

دشمن سے حفاظت' مخالفین پر غلبہ حاصل کرنے' دشمنوں کو شکست دینے، ان کی تکلیفوں سے محفوظ رکھنے، مقدمہ یا لڑائی میں کامیابی' صحت' سحری و آسیبی امراض سے بچاؤ' تحفظ اور قوت جسمانی جیسے فوائد حاصل کرنے کے لیے یہ لوح استعمال ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے آپ ایک خاص قسم کا روحانی تحفظ حاصل کریں گے۔ مختلف مردانہ امراض، مسائل اور ازدواجی و جسمانی مسائل کے حل' مردانہ طاقت' صحت' جسمانی حالت کی بہتری کے ساتھ ساتھ آسیب اور سحر وغیرہ سے بچاؤ کے لیے یہ ایک لاجواب لوح ہے۔